السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زیدنے اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں کی جواس میل کے فاصلہ پر ہے مہینے مین دوچار مرتبہ اپنی ضروریات کےلئے صبح جاکر شام کوآنا پڑتا ہے۔ یا بعض اوقات اسی گاؤں میں ٹھر جانا پڑتا ہے۔ توکیا اس گاؤں میں پہنچ کر نماز کو قصر کرسکتا ہے۔ یا جمع پڑھ سکتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ مسافر ہے کتنے میل سفر کا ارادہ ہوتو نماز قصر اور کن صورتوں میں نماز جمع پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہ نیت نیک کرسکتا ہے۔ محض کھیل تماشے کےلئے نہیں۔ قصر فرض واجب نہیں۔ حسب ضرورت ہے سفر کی تعین نہیں آئی۔ عرف عام میں جتنی مسافت کو سفر کہتے ہیں وہی سفر ہے۔

شرفیہ

صحیح بخاری میں ہے۔

"باب فی کم یقصر الصلوة وسمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السفر یوما ولیلة وکان ابن عمر وابن عباس یقصوان فی اربعة برود ومضوستة عشر فرسخا انتہی ج1ص 147"

اورایک دن رات کا سفر سولہ فرسخ ہوسکتا ہے۔ اور عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کے علاوہ قول بھی ان کا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسافت 48میل ہی صحیح ہے نومیل غلط ہے۔ ھذاواللہ اعلم۔

قال النووي قال الجمهور لایجوز القصر الافی سفر یبلغ مرحلتین انتہی ص "42"

یعني جمہور سلف ومحدثین کا۔۔۔مسلک اڑتالیس میل کے سفر پر قصر ہے۔ اس سے کم پر نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص458

محدث فتویٰ